

# నూతన విద్యావిధానం అమలుకు శిక్షణ



**ప్రా.చంద్రకిరణ్కు పూలమొక్కను అందిస్తున్న వీసీ ఏనుల్ హసన్ రాయదుర్గం: జాతీయ నూతన విద్యావిధానం అమలు కోసం ఉపాధ్యాయులకు శిక్షణ ఇవ్వను న్నట్టు న్యాడిలీ సంస్కృత ఫౌండేషన్ డైరెక్టర్ ప్రాఫెసర్ చంద్రకిరణ సలూజా పేర్కొన్నారు. మం**

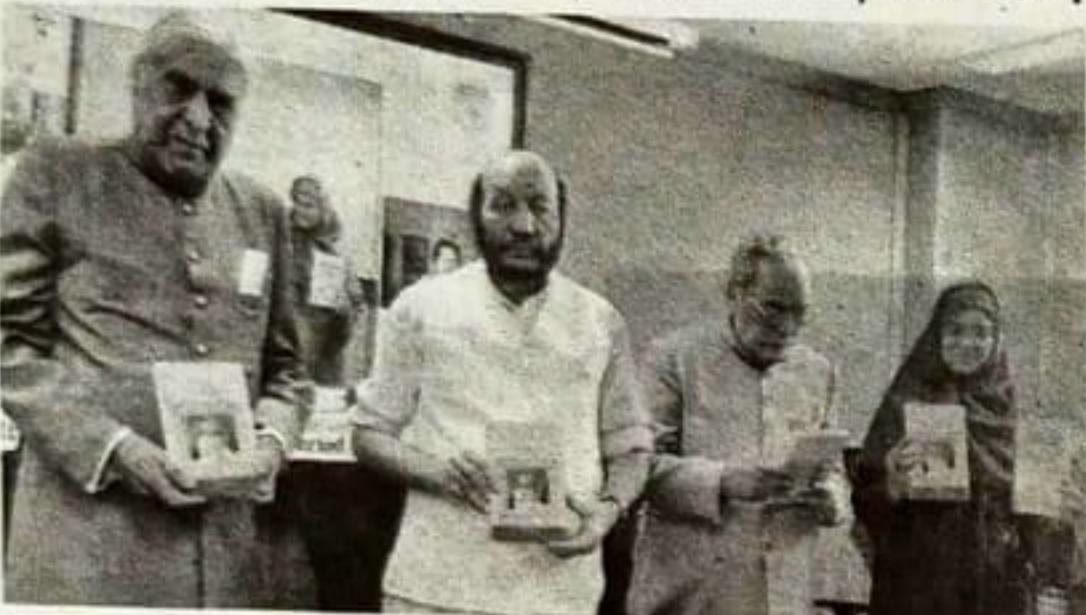
**ధానం సహకార స్కూల్‌లోని పెంపాందిస్తుందన్నారు. అనంతరం సలూజాతో కలిసి వైస్‌చాన్స్‌లర్ ఉర్కు విశ్వవిద్యాలయం ప్రాంగణంలో మొక్కలు నాటారు.**

గళవారం ఉర్కు విశ్వవిద్యాల యంలో సూగ్రూర్ ఆఫ్ ఎడ్యూకేషన్ నిర్వహించిన ఇంటిగ్రేటెడ్ టీచర్ ఎడ్యూకేషన్ ప్రోగ్రామ్ (ఎటీఈ పీ), ‘అన్వేలింగ్ న్యా హరిజన్స్ ఇన్ టీచర్ ఎడ్యూకేషన్: ప్రాస్చేక్స్ అండ్ ఛాలెంజెస్’ అనే అంశంపై ఒక రోజు సదుస్స నిర్వహించారు. పాల్గొన్నారు. ఈ సందర్భంగా ప్రాఫెసర్ చంద్రకిరణ్ సలూజా మాట్లాడారు. వీసీ సయ్యద్ ఏనుల్ హసన్ మాట్లాడుతూ నూతన విద్యావి

## حیدر آباد کی تہذیب میں محبت کا اثر

مانو میں مکرم جاہ یادگاری خطبہ۔ علامہ اعجاز فرخ، پروفیسر عین الحسن و دیگر کے خطاب

حیدر آباد، 10 اکتوبر (پرنسپل) حیدر آباد کی داستان ایک اور اساتذہ سے ہوئی تھی۔ اس وقت روز نام منصف کے ایڈٹر نے مجھے تہذیب کی داستان ہے، نہ صن شیر ہے نہ بس کی دلکش تصویر ہے مدعو کیا تھا۔ گولکنڈہ کے ایک شاعرے میں شرکت کی غرض سے میں یہاں بلکہ یہ ایک من موہنی تہذیب ہے۔ یہاں کی تہذیب میں محبت کا اثر ہے آیا تھا۔ میرے کلام کو بہت پسند کیا گیا تھا۔ انہوں نے اس موقع پر اپنی پرانی تہذیب سے میں یہاں دوسروں کو جگد دینے کی خصوصیت زیادہ ہے۔



غدر کے بعد ہندوستان کے گوشے گوشے سے لوگ آئے۔ وہ اپنے ساتھ اپنی تہذیب لے کر آئے اور اس کے اثرات یہاں کی تہذیب و ثقافت پر واقع ہوئے جس کے باعث یہاں کی تہذیب مشترک تہذیب کا نمونہ بن گئی۔ یہاں کسی بھی ذات پات، رنگ و نسل اور زبان کا جھگڑا نہیں رہا۔ حیدر آباد کا اپنا ڈاک نظام اور ریلوے تھا۔ اپنی کریمی تھی، اپنی صفات تھی، کوئی چیز بیرون کے تسلیکی نہیں تھی۔

غزل کا ایک شعر بھی سنایا جو اس وقت کے شاعرے میں انہوں نے پڑھا کوئی چیز بیرون کے تسلیکی نہیں تھی۔ ان خیالات کا اظہار حیدر آباد تھا اور جس پر انہیں دادو حسین سے نوازا گیا تھا۔ انہوں نے یہاں کی ممتاز دانشور علامہ اعجاز فرخ نے مرکز مطالعات اور وسائل تھافت، مولانا آزاد پیش اور دیوبندی شورشی کے زیر اہتمام کل منعقدہ مکرم جاہ بہادر شاعری کی خصوصیات کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ میرے ولی کارگ لیا۔ میر جب اپنی نزاکتوں میں الحجت ہیں تو ولی کی طرف دیکھتے ہیں۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ جو بات یہاں کے "پو" میں ہے وہ ہاں میں نہیں اور جو نے صدارت کی۔ علامہ نے مزید کہا کہ حیدر آباد کی ترقی کا آغاز میر جب علی خان کے دور سے ہوتا ہے۔ چون مولانا مظفر الملک ناصر شاہد حسین زیری نے مکرم جاہ بہادر کے ساتھ اپنے دیرینہ تعلقات اور ہم کاری کا خصوصی طور پر ذکر کیا اور کہا کہ مکرم جاہ کی جو شخصیت ہے انہیں میں مرحوم کہہ ہی نہیں سکتا۔ انہوں نے مکرم جاہ ایک شخصیت کا اپنے تھافت کیا۔ اس کی مالیت اس دور میں نظام چینہ پر ملٹری فوج کی تھی۔ اسی تھافت کے زیر پر سی محل سے بہت زیادہ تھی۔ آج متعدد قلعی ادارے اس ٹرست کے زیر پر سی محل کا آغاز میر محبوب علی خان کے دور سے ہے۔ چون مولانا مظفر الملک ناصر جنگ کے زمانے کا جنگی ہے۔ اس کی مثال ایمان میں بھی نہیں تھی۔ اس کا ڈائینک مکمل اکادمیک ہے جہاں 200 افراد کی مجاہش ہے۔ تہذیب و ثقافت اور علم و فنون کی ترقی و توسعہ میر محبوب علی خان کے زمانے میں سانیات و دین و ستایات نے استبالغہ کلمات پیش کیے۔ پروفیسر شاہد نو خیز اعلیٰ، ڈائرکٹر مرکز نے کارروائی چلائی۔ اس موقع پر پروفیسر شاہد نو خیز اعلیٰ کی دو تصنیف "عشرت کدہ آفاق: چند لشادوں" اور "وفر عشق: کلیات ماہ لقاچدا" کی شیخ الجامعہ کے ہاتھوں رسم رومنائی انجام دی گئی۔ علاوہ ازیں مکرم جاہ کا حصول اور جامعہ میں دارالعلوم کا قیام میر جاہ میں قائم کا کارنامہ ہے۔ پروفیسر عین الحسن نے صدارتی خطاب میں کہا کہ میر اپنے تعارف 1984ء میں حیدر آباد سے ہوا تھا جب میری طلاقات یہاں کے ایڈٹر میں ہوئی تھی۔ اس وقت روز نام منصف کے ایڈٹر نے مجھے مدعو کیا تھا۔ گولکنڈہ کے ایک شاعرے

## حیدر آباد کی تہذیب میں محبت کا اثر

مانو میں مکرم جاہ یادگاری خطبہ۔ علامہ اعجاز فرخ و دیگر کے خطاب

حیدر آباد، 10 اکتوبر (پرنسپل) حیدر آباد کی داستان ایک تہذیب کی داستان ہے میں حسی کٹھرے نہیں ہے میں یہاں آیا تھا۔ میرے کلام کو بہت پسند کیا گیا تھا۔ انہوں نے اس موقع پر اپنی غزل کا ایک شعر بھی سنایا جو اس وقت سے یہاں کے شاعرے میں انہوں نے پڑھا تھا اور جس پر انہیں دادو حسین سے فرازا گیا تھا۔ انہوں نے یہاں کی شاعری کی خصوصیات کا ذکر کرتے ہوئے دوسروں کو جگد دینے کی خصوصیت زیادہ ہے۔ دوسروں کو جگد دینے سے یہاں کی شاعری کی خصوصیات کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ میرے ولی کارگ لیا۔ میر جب اپنی نزاکتوں میں الحجت ہیں تو ولی کی طرف دیکھتے ہیں۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ جو بات یہاں کے "پو" میں ہے وہ ہاں میں نہیں۔ رنگ و نسل اور زبان کا بھرپور اپناؤں کا اک نظام اور ریلوے تھا۔ اپنی صفات تھی، کوئی چیز بیرون کے تسلیکی نہیں تھی۔ کامیاب پروگرام کے انعقاد کے لیے ذمہ دار ان پروگرام کو مبارکہ کاہ پیش کی۔ مہماں خصوصی جتاب شاہد حسین زیری نے مکرم جاہ بہادر کے ساتھ ان خیالات کا اعہم حیدر آباد کے ممتاز دانشور علامہ اعجاز فرخ نے مرکز مطالعات اور وسائل تھافت، مولانا آزاد پیش کیا اور دیوبندی شخصیت کے زیر اہتمام کل منعقدہ مکرم جاہ بہادر یادگاری خطبہ پیش کرتے ہوئے کیا۔ پروفیسر عین الحسن، ایک چانسلر نے صدارت کی۔ علامہ نے مزید کہا کہ حیدر آباد کی ترقی کا آغاز میر محبوب علی خان کے دور سے ہے۔ چون مولانا مظفر الملک ناصر جنگ کے زمانے کا جنگی ہے۔ اس کی مثال ایمان میں بھی نہیں تھی۔ اس کا ڈائینک مکمل اکادمیک ہے۔ تہذیب و ثقافت اور علم و فنون کی ترقی و توسعہ میر محبوب علی خان کے زمانے میں سانیات و دین و ستایات نے استبالغہ کلمات پیش کیے۔ پروفیسر شاہد نو خیز اعلیٰ، ڈائرکٹر مرکز مطالعات اور وسائل تھافت اور علم و فنون کی ترقی و توسعہ میر محبوب علی خان کا کام کم کر دے۔ یہاں کا تعلیمی نظام میر محبوب علی خان کا کام کم کر دے۔ یہاں کے بعد میر جاہ میں بھی حیدر آباد کی بہت ترقی ہوئی۔ میر جاہ میں بھی حیدر آباد کی بہت ترقی ہوئی۔ خصوصاً تعلیمی انتشار سے یہاں بڑے بڑے کارنامے انجام دیے گئے۔ مادری زبان میں قطیم کا حصول اور جامعہ میں دارالعلوم کا قیام میر جاہ میں قطیم کا کارنامہ ہے۔ پروفیسر عین الحسن نے صدارتی خطاب میں کہا کہ میر اپنے تعارف 1984ء میں حیدر آباد سے ہوا تھا جب میری طلاقات یہاں کے ایڈٹر میں ہوئی تھی۔ اس وقت روز نام منصف کے ایڈٹر نے مجھے مدعو کیا تھا۔ گولکنڈہ کے ایک شاعرے

## اردو میں خواتین کے علمی و ادبی کارنامے، ہندوستان کا عظیم تہذیبی سرمایہ

مانو میں دو روزہ قومی کانفرنس کا افتتاحی اجلاس سے پروفیسر سید عین الحسن، واکٹ چانسلر اور دیگر کا خطاب



حیدر آباد، 10 اکتوبر۔ (پریس نوت) ہندوستان کی دیگر زیادتوں کی طرح اردو میں بھی خواتین نے اپنی تحریروں کے ذریعے علمی و ادبی صلاحیتوں کا لوہا منوایا ہے۔ انہوں نے تمام اصناف ادب میں اپنے تجربات و مشاہدات کو رقم کر کے اردو کے سرمایہ کو مالا مال کیا ہے۔ زبان و ادب کے فروع کی ساتھی علیحدہ ہندوستان کی معاشرتی اور تہذیبی زندگی کو متحمل کرنے میں ان کے کارنامے قابل تقدیر ہیں۔ انہیں ہم ہندوستان کا عظیم تاریخی و تہذیبی سرمایہ قرار دے سکتے ہیں۔ ہمیں یہ حسابہ کرنے کی ضرورت ہے کہ ہم نے خواتین کی صلاحیتوں کو پروان چڑھنے کا کتنا موقع دیا۔ ان خیالات کا اظہار پروفیسر سید عین الحسن، واکٹ چانسلر 2 روڑہ قومی کانفرنس پر عنوان "اردو اور دکن میں خواتین کی تحریریں و ادبی ثقافتیں: عصری مختصر نامہ" کے افتتاحی اجلاس میں کیا۔ یہ کانفرنس، شعبہ تعلیم نواب، اردو یونیورسٹی، انوکھی ریسرچ سنٹر فار ویمنس اسٹڈیز اور ملکہ لسانیات و ثقافت، حکومت تلنگانہ کے اشراک سے 10 اور 11 اکتوبر کو منعقد کی جا رہی ہے۔ پروفیسر اشرف رفیع، سابق صدر شعبہ اردو، ہمایہ یونیورسٹی نے مخاطب کرتے ہوئے ریاست تلنگانہ اور دکن کی عظیم ثقافت پر روشنی ڈالی اور خواتین کے اردو کارناموں کو خراج چھین چکیا۔ جبکہ مہماں اعزازی کے طور پر پروفیسر سوی تھارڈ، سابق صدر، شعبہ مطالعات ثقافت، لائلو، حیدر آباد نے صحت کی ناسازی کے باعث ویڈیو پیغام بھیجا۔ پروفیسر شہناز نبی، سابق صدر شعبہ اردو اور اکٹھ اقبال چر، ملکت یونیورسٹی نے کلیدی خطبہ پیش کیا۔ انہوں نے مختلف اصناف ادب کے حوالہ سے نسائی ادب کی انفرادیت کے ساتھ ساتھ عصری مختصر نامہ کا بھر پور جائزہ پیش کیا اور اس بات پر زور دیا کہ خواتین کے ادب کی تاریخ مرجب کرنے کے لیے اداروں کو آنے کی ضرورت ہے۔ پروفیسر آمنہ حسین، صدر شعبہ تعلیم نواب نے خطبہ استقبالیہ پیش کیا۔ انہوں نے اپنے خطاب میں نسائی ادب کی اہمیت اور اس پر تحقیق و ترتیب و اشاعت کی طرف توجہ دلائی۔ انہوں نے بتایا کہ کانفرنس میں مندوہ میں کے علاوہ معززین شہر، اساتذہ اور طلباء کی کثیر تعداد موجود تھی۔

## رہنمائے دکن

اردو میں خواتین کے علمی و ادبی کارنامے، ہندوستان کا عظیم تہذیبی سرمایہ  
مانو میں دو روزہ قومی کانفرنس کا افتتاحی۔ پروفیسر سید عین الحسن، واکٹ چانسلر اور دیگر کا خطاب



حیدر آباد 10 اکتوبر (پریس نوت) ہندوستان کی دیگر زیادتوں کی طرح اردو میں بھی خواتین نے اپنی تحریروں کے ذریعے علمی و ادبی صلاحیتوں کا لوہا منوایا ہے۔ انہوں نے تمام اصناف ادب میں اپنے تجربات و مشاہدات کو رقم کر کے اردو کے سرمایہ کو مالا مال کیا ہے۔ زبان و ادب کے فروع کی ساتھی علیحدہ ہندوستان کی معاشرتی اور تہذیبی زندگی کو متحمل کرنے میں ان کے کارنامے قابل تقدیر ہیں۔ ہمیں یہ حسابہ کرنے کی ضرورت ہے کہ ہم نے خواتین کی صلاحیتوں کو پروان چڑھنے کا کتنا موقع دیا۔ ان خیالات کا اظہار پروفیسر سید عین الحسن، واکٹ چانسلر 2 روڑہ قومی کانفرنس پر عنوان "اردو اور دکن میں خواتین کی تحریریں و ادبی ثقافتیں: عصری مختصر نامہ" کے افتتاحی اجلاس میں کیا۔ یہ کانفرنس، شعبہ تعلیم نواب، اردو یونیورسٹی، انوکھی ریسرچ سنٹر فار ویمنس اسٹڈیز اور ملکہ لسانیات و ثقافت، حکومت تلنگانہ کے اشراک سے 10 اور 11 اکتوبر کو منعقد کی جا رہی ہے۔ پروفیسر اشرف رفیع، سابق صدر شعبہ اردو، ہمایہ یونیورسٹی نے مخاطب کرتے ہوئے ریاست تلنگانہ اور دکن کی عظیم ثقافت پر روشنی ڈالی اور خواتین کے اردو ریاست تلنگانہ اور دکن کی عظیم ثقافت پر روشنی ڈالی اور خواتین کے اردو کارناموں کو خراج چھین چکیا۔ جبکہ مہماں اعزازی کے طور پر پروفیسر

11 OCT 2023

# رہنمائے دکن

## اردو یونیورسٹی میں فیکٹری ڈیوپمنٹ پروگرام کا افتتاح پروفیسر اشتیاق احمد کا خطاب

حیدر آباد، 10 اکتوبر (پرلیس نوٹ) مولانا آزاد بیشل اردو یونیورسٹی، مرکز پیشہ و رانہ فرودغ برائے اساتذہ اردو ذریعہ تعلیم (سی پی ڈی یو ایم ٹی) کے زیر انتظام اسٹنٹ پروفیسرس کے لیے اڈوانسڈ پیڈیاگوجوگی (FDP on Advanced Pedagogy) پر دو ہفتہ طویل آن لائن فیکٹری ڈیوپمنٹ پروگرام کا کل افتتاح عمل میں آیا۔ پروفیسر اشتیاق احمد، رجسٹر انسٹنٹ اسٹنٹ پروفیسر اور سینئر مدرس میں عمدگی کو فرودغ دینے کے لیے پُر عزم ہے۔ یہ پروگرام جو اساتذہ کو ایسے میں کہا کہ ما نو تعلیم و تدریس میں عمدگی کو فرودغ دینے کے لیے پُر عزم ہے۔ یہ پروگرام جو اساتذہ کو ایسے علم و فن سے آراستہ کرتا ہے جس کی انہیں ضرورت ہے۔ تعلیم و تدریس کے تینیں یونیورسٹی کے عزم کا اظہار بھی ہے۔ اس کے ذریعہ تدریس اور سیکھنے کے طریقوں میں نمایاں بہتری آئے گی جس سے ملک بھر کے طلباً کو فائدہ پہنچے گا۔ پروفیسر عبدالواحد، ڈین، اسکول آف شیکنا لوچی افتتاحی اجلاس کے مہمان خصوصی تھے۔ پروفیسر محمد عبدالسمیع صدیقی، ڈائرکٹر، مرکز نے افتتاحی کلمات پیش کیے۔ ڈاکٹر محمد یوسف خان، پرنسپل، مانوپالی شیکنیک حیدر آباد کو آرڈینیٹر پروگرام نے شکریہ ادا کیا جبکہ ڈاکٹر مصباح انظر، اسٹنٹ پروفیسر نے کارروائی چلائی۔ پروگرام کے انعقاد کا مقصد اساتذہ کو جدید تدریسی تکنیکوں اور حکمت عملیوں کے ذریعے با اختیار بنانا ہے۔ 21 اکتوبر تک جاری اس پروگرام میں ملک کے مختلف کالجوں اور یونیورسٹیوں کے 80 سے زائد اسٹنٹ پروفیسرس شرکت کر رہے ہیں۔ ۲۵

# اردو یونیورسٹی میں فیکلٹی ڈیوپمنٹ پروگرام کا افتتاح

## پروفیسر اشتیاق احمد کا خطاب

ڈائٹریکٹ، مرکز نے افتتاحی کلمات پڑھ کیے۔ ڈاکٹر محمد یوسف خان، پرنسپل، مانو پالی ٹکنیکی حیدر آباد و کوارڈینیٹر پروگرام نے تحریر ادا کیا جبکہ ڈاکٹر مصباح انظر، اشٹ پروفیسر نے کاروانی پڑائی۔ پروگرام کے انعقاد کا مقصود اساتذہ کو بدید تدریسی تکمیلوں اور حکمت عملیوں کے ذریعے با اختیار بنانا ہے۔ 21 اکتوبر تک چاری اس پروگرام میں ملک کے مختلف کالجوں اور یونیورسٹیوں کے 80 سے زائد اشٹ پروفیسرس شرکت کر رہے ہیں۔

تعلیم و تدریس میں عمدگی کو فروغ دینے کے لیے پڑا عرصہ ہے۔ یہ پروگرام جو اساتذہ کو ایسے علم و فن سے آراستہ کرتا ہے جس کی ائمہ ضرورت ہے۔ تعلیم و تدریس کے تین یونیورسٹی کے عرصہ کا اٹھار بھی ہے۔ اس کے ذریعہ تدریس اور تکمیل کے طریقوں میں نمایاں بہتری آئے گی جس سے ملک بھر کے طلباء کو فائدہ پہنچے گا۔ پروفیسر عبد الواحد، ڈین، اسکول آف ٹیکنالوجی افتتاحی اجلاس کے مہمان خصوصی تھے۔ پروفیسر محمد عبدالصیع صدیقی، الحیات نیوز سروسی حیدر آباد: مولانا آزاد یونیورسٹی اردو یونیورسٹی، مرکز پیشہ وراثہ فروغ برائے اساتذہ اردو و ذریعہ تعلیم (سی پی ڈی یو ایم ٹی) کے زیر انتظام اشٹ پروفیسرس کے لیے اڈوانڈ پیڈا اگوگیس (FDP on Advanced Pedagogies) پردو ہفتہ طویل آن لائن فلٹی ڈیوپمنٹ پروگرام کا افتتاح عمل میں آیا۔ پروفیسر اشتیاق احمد، رہنماء نے اپنے خطاب میں کہا کہ مانو

# حیدر آباد کی تہذیب میں محبت کا اثر

مانو میں مکرم جاہ یادگاری خطبہ۔ علامہ اعجاز فرخ، پروفیسر عین الحسن و دیگر کے خطاب

دادو حسین سے نواز ایجاد تھا۔ انہوں نے یہاں کی شاعری کی خصوصیات کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ میر نے ولی کارنگ لیا۔ میر جب اپنی نو اکتوبر میں اجتہد میں تو ولی کی طرف دیکھتے ہیں۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ جو باتیں یہاں کے ”جنو“ میں ہے وہ پاں میں نہیں اور جو باتیں غلو اور نہیں میں ہے وہ ”نہیں“ میں نہیں۔ محترمہ اندرا دیوی و حسن راجہ گیر نے اس خلیے میں آن لائن شرکت کی اور اس کامیاب پروگرام کے انعقاد کے لئے ذمہ داران پروگرام کو میرا کبادیش کی مہماں خصوصی جناب شاہزادہ حسن زیری نے مکرم جاہ بہادر کے ساتھ اپنے دیرینہ تعلقات اور اہم کارکی کا خصوصی طور پر ذکر کیا اور کہا کہ مکرم جاہ کی جو تکالیف ہے اُس میں مرحوم پہنسچی اُسیں سکتا۔ انہوں نے مکرم جاہ ایکوں کشش روٹ قائم کیا تھا۔ اس کی مایمت اس دور میں نظام چیخ پٹھل روٹ سے بہت زیادہ تھی۔ آج متعدد یونیورسٹی ادارے اس روٹ کے زیر پرستی میں رہے ہیں۔

انہوں نے کہا کہ مکرم جاہ ایسی تکالیف پیدا ہوتی ہے کہ جو اس کا تعلق ہے اس کے ساتھ ملکی ہے۔ ملکے کا آغاز جناب محمد یہیں قائم کیا۔

رسروچ اسلام کمرک مطالعات اور ثقافت کی تعاون کام پاک سے ہوا۔ پروفیسر عرب بنانو، ڈین اسکول برائے الن، لسانیات و ہندوستانیات نے انتقالیہ کلمات پڑیں کے سے۔ پروفیسر شاہد نور خیرا کی، ڈاکٹر کمرک نے کامیابی پانی پالی۔ اس موقع پر پروفیسر شاہد نور خیرا کی دو صانیف ”عشرت“ کو 1984ء میں حیدر آباد سے ہوا تھا جب میری ممتاز دانشور علامہ اعجاز فرخ نے مرکز مطالعات اور ثقافت، مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی کے زیر انتظام میں منعقدہ مکرم جاہ یادگاری خلیفہ پیش کرتے ہوئے کیا۔ بہادر یادگاری خلیفہ پیش کرتے ہوئے کیا۔ پروفیسر سید عین الحسن، واس پاٹل نے ایک شاعری میں اسی اہمیت، اسوی ایسی ایک شعر بھی سایا جو اس موقع پر اپنی غزل کا ترقی کا آغاز میں جو اسی مکرم جاہ حیدر آباد کی تعلیم اور ترقی کے ایجاد اور اسی مطالعات اور ثقافت کے ٹکریے پر پروگرام کا اختتام عمل میں آیا۔



جنگ کے زمانے کا تبلیغیں ہے۔ اس کی طال ایران میں بھی نہیں ملی۔ اس کا ڈائیکٹیبل اتنا بیش ہے جن کو تمیر ہے دسج بنارس کی لاش تصویر ہے بلکہ یہ ایک من موہنی تہذیب ہے۔ یہاں کی تہذیب میں مجتہد کا اڑا ہے۔ درسوں کو بلند دینے کی خصوصیت زیادہ ہے۔ غدر کے بعد بندوقتائیں کے گوشے گوشے سے لوگ آتے۔ وہ اپنے ساتھ اپنی تہذیب لے کر آتے اور اس کے اثرات میں کی تہذیب اور ثقافت پر واقع ہوئے جس کے باعث یہاں کی تہذیب مشترک تہذیب کا نمونہ بن گئی۔ یہاں کی بھی ذات پات، رنگ، سلسلہ اور زبان کا جھولاٹ اُسیں رہا۔ حیدر آباد کا اپنا ڈاک نظام اور میڈیا تھی جیسا انگریزی میں اپنی عبدالستمی بھوپالی تھا۔ اپنی کرسی تھی کی نہیں تھی۔ ان خیالات کا اظہار حیدر آباد کے صدارتی دوست مصطفیٰ رضا کی تھا۔

ممتاز دانشور علامہ اعجاز فرخ نے مرکز مطالعات اور ثقافت، مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی کے زیر انتظام میں منعقدہ مکرم جاہ یادگاری خلیفہ پیش کرتے ہوئے کیا۔ بہادر یادگاری خلیفہ پیش کرتے ہوئے کیا۔ پروفیسر سید عین الحسن، واس پاٹل نے ایک شاعری میں اسی اہمیت، اسوی ایسی ایک شعر بھی سایا جو اس موقع پر اپنی غزل کا ترقی کا آغاز میں جو اسی مکرم جاہ حیدر آباد کی تعلیم اور ترقی کے ایجاد اور اسی مطالعات اور ثقافت کے ٹکریے پر پروگرام کا اختتام عمل میں آیا۔

# اردو میں خواتین کے علمی وادی کارنامے ہندوستان کا عظیم تہذبی سرمایہ

## مانو میں دو روزہ قومی کانفرنس کا افتتاحی۔ پروفیسر سید عسین الحسن، اس چانسلر اور دیگر کا خطاب



کے مختلف شہروں کے علاوہ، تکمیل کی یونیورسٹی اصناف ادب کے خواہ سے نسبتی ادب کی اگرداہت کے ساتھ ساتھ عصری منظر پاہ کا صدر شعبہ اردو، علمیاتی پیغام برپا کرنے والے اور انسانی، تحقیق، تفاسیر کے مختلط، مختصر، متفاہ، مترب جمیں۔ آنکھیوں کے مابرہن نظریات لائے ہیں۔ بھر پور جاڑ، دشیں بیما اور اس بات پر زور دیا کہ خواتین کے ادب کی تاریخ مرتب کر اس موقع پر ڈاکٹر اسمار شریذہ اسوی ایت پروفیسر شعیب انگریزی بالطہ و مکریشی اور دیگر ادراویں کو آگئے آنے کی ضرورت ہے۔ پروفیسر امنہ حبیب، صدر شعبہ نسوان اپنے خطبہ اختتامی پیش کیا۔ شعیب نے اخنوں کے انتہا اور اخلاقی و مقاصد پیش کیے۔ اخنوں نے اپنے خطبہ میں اپنے خاتمہ کیا۔ ڈاکٹر شاہد سعید، اسٹاٹٹ کی جانب پروفیسر شعیب علیم کی ایتیں اور اس پر تحقیق و ترتیب داشت اور دو اخواتیں اپنے خطبہ پیش کیے۔ اخنوں نے اپنے خطبہ میں اس کا باعث دیدیجی پیغام بھیجا۔ پروفیسر شیراز نی، سالن صدر کی معافشی اور تہذیبی زندگی کو تحکم کرنے میں ان کے کامائے قابل قدر ہیں۔ اخنوں نے بیان کیا کہ اخنوں میں شرکت کے لیے ملک

کی جا رہی ہے۔ پروفیسر اشرف رفیق سالم صدر شعبہ اردو، علمیاتی پیغام برپا کرنے والے اور انسانی، تحقیق، تفاسیر کے مابرہن نظریات لائے ہیں۔ آنکھیوں کے ذریعے گی وادی ملکیتیوں کا لوٹا۔ اخبار پروفیسر سید عسین الحسن، اس چانسلر 2 روزہ، قومی کانفرنس پر عنوان "اردو اور دن کالناہوں کو خوارج حسکن پیش کی۔ جگہ محمدان میں اپنے تحریرات و مطالبات کو قلم کر کے خاتمیں: حصہ مذکورہ نامہ کے اقتداری اردو کے سرمایہ کو ملا مال کیا ہے۔ زبان اداب کے ذریعے کے ساتھ ساتھ ہندوستان ایساں میں کیا ہے کانفرنس، شعیب علیم نے اس کی معافشی اور تہذیبی زندگی کو تحکم کرنے شعبہ اردو، اسٹاٹٹ اقبال اپنے کلکتہ پیغمبری کے شراک سے 10 اور 11 اکتوبر کو منعقد

قردادے سکتے ہیں۔ یہیں یہ محاضہ کرنے کی ضرورت ہے کہ ہم نے خواتین کی ملکیتیوں کو تحریر اردو میں بھی خواتین نے اپنی تحریریوں کے ذریعے گی وادی ملکیتیوں کا لوٹا۔ اخبار پروفیسر سید عسین الحسن، اس چانسلر 2 روزہ، قومی کانفرنس پر عنوان "اردو اور دن کالناہوں کو خوارج حسکن پیش کی۔ جگہ محمدان میں اپنے تحریرات و مطالبات کو قلم کر کے خاتمیں: حصہ مذکورہ نامہ کے اقتداری اردو کے سرمایہ کو ملا مال کیا ہے۔ زبان اداب کے ذریعے کے ساتھ ساتھ ہندوستان ایساں میں کیا ہے کانفرنس، شعیب علیم نے اس کی معافشی اور تہذیبی زندگی کو تحکم کرنے شعبہ اردو، اسٹاٹٹ اقبال اپنے کلکتہ پیغمبری کے شراک سے 10 اور 11 اکتوبر کو منعقد

ہے۔ ہندوستان کا علیم تباری، وہندی علیم ایس ایں کے کامائے قابل قدر ہیں۔ اخنوں نے خختک

# AL HAYAT Ranchi Wednesday 11-10-2023



اردو یونیورسٹی میں فیکٹری ڈیوپمنٹ پروگرام کا افتتاح حیدر آباد، 10 راکتوبر (پرلیس نوٹ) مولانا آزاد چھٹپتی اردو یونیورسٹی، مرکز پیشہ وراثہ قرروغ برائے اساتذہ اردو و فارسی تعلیم (سی پی ڈی یو ایم ٹی) کے زیر انتظام اسٹنٹ پروفیسر کے لیے اڈو انسڈ پیڈا گوگیس (FDP on Advanced Pedagogies) پر دو ہفتہ طویل آن لائن فیکٹری ڈیوپمنٹ پروگرام کا کل افتتاح میں آیا۔ پروفیسر اشتیاق احمد، رچشار نے اپنے خطاب میں کہا کہ ما تعلیم و تدریس میں عمدگی کو فروغ دینے کے لیے پُرمِ عزم ہے۔ یہ پروگرام جو اساتذہ کو ایسے علم و فن سے آراستہ کرتا ہے جس کی انہیں ضرورت ہے۔ تعلیم و تدریس کے تین یونیورسٹی کے عزم کا اظہار بھی ہے۔ اس کے ذریعہ تدریس اور سیکھنے کے طریقوں میں نمایاں بہتری آئے گی جس سے ملک بھر کے طلباء کو فائدہ پہنچے گا۔ پروفیسر عبدالواحد، ڈین، اسکول آف میکنالوجی افتتاحی اجلاس کے مہمان خصوصی تھے۔ پروفیسر محمد عبدالسمیع صدیقی، ڈائرکٹر، مرکز نے افتتاحی کلمات ڈیش کیے۔ ڈاکٹر محمد یوسف خان، پرنسپل، مانوپالی شیکنیک حیدر آباد و کوارٹر ٹینکر پروگرام نے شکریہ ادا کیا چکی۔ ڈاکٹر مصباح انظر، اسٹنٹ پروفیسر نے کارروائی چھاتی۔ پروگرام کے انعقاد کا مقصد اساتذہ کو جدید تدریسی تکنیکوں اور حکمت نعمیلوں کے ذریعے با اعتماد ہانا ہے۔ 21 راکتوبر تک جاری اس پروگرام میں ملک کے مختلف کالجوں اور یونیورسٹیوں کے 80 سے زائد اسٹنٹ پروفیسرز شرکت کر رہے ہیں۔

# حیدر آباد کی تہذیب میں محبت کا اثر

مانو میں مکرم جاہ یادگاری خطبہ۔ علامہ اعجاز فخر، پروفیسر عین الحسن و دیگر کے خطاب

حیدر آباد، 10 راکٹور (پرنسپل نوت) حیدر آباد کی داستان ایک تہذیب کی داستان ہے، نہ صن شیمیر ہے نہ بھن بھارس کی دلکش تصویر ہے بلکہ یہ ایک من مؤثیتی تہذیب ہے۔ یہاں کی تہذیب میں محبت کا اثر ہے۔ دوسروں کو جگہ دینے کی خصوصیت زیادہ ہے۔ خود کے بعد ہندوستان کے گوشے گوشے سے لوگ آئے۔ وہ اپنے ساتھ اپنی تہذیب لے کر آئے اور اس کے اثرات یہاں کی تہذیب و ثقافت پر واقع ہوئے جس کے باعث یہاں کی تہذیب مشترک کی تہذیب کا نوت ہے، ان گئی۔ یہاں کی بھی ذات پات، رنگ و نسل اور زبان کا جھکڑا نہیں رہا۔ حیدر آباد کا اپنا ذاکر تخلام اور ریلوے تھا۔ اپنی کرنی تھی اپنی صالت تھی، کوئی چیز انگریزوں کے تسلط کی نہیں تھی۔ ان خیالات کا اکابر حیدر آباد کے ممتاز انشور طلام اعجاز فخر نے مرکز مطالعات اردو ثقافت، موانا آزاد پنجشیر اردو یونیورسٹی کے زیر انتظام مکرم جاہ یادگاری خطبہ پر کرتے ہوئے کیا۔ پروفیسر عین الحسن، اُس چانسلر نے صدارت وقت روز نامہ منصب کا پایہ پہنچنے بھجو کیا تھا۔

# اردو میں خواتین کے علمی وادبی کارناٹمہ ہندوستان کا عظیم تہذیبی سرمایہ مانو میں دورو زہ قومی کانفرنس کا افتتاح، پروفیسر سید عین الحسن، واں چانسلر اور دیگر کا خطاب



حیدر آباد، 10 راکتوبر، پریس ریلیز، ہمارا سماج: ہندوستان کی دیگر زبانوں کی طرح اردو میں بھی خواتین نے اپنی تحریروں کے ذریعے علمی وادبی صلاحیتوں کا لواہ منوایا ہے۔ انہوں نے تمام اصناف ادب میں اپنے تجربات و مشاہدات کو رقم کر کے اردو کے سرمایہ کو الامال کیا ہے۔ زبان وادب کے فروع کے ساتھ ساتھ ہندوستان کی معاشرتی اور تہذیبی زندگی کو محکم کرنے میں ان کے کارناٹے قابل قدر ہیں۔ انھیں ہم ہندوستان کا عظیم تاریخی و تہذیبی سرمایہ قرار دے سکتے ہیں۔ انھیں یہ محاصرہ کرنے کی ضرورت ہے کہ ہم نے خواتین کی صلاحیتوں کو پروان چڑھنے کا کتنا موقع دیا۔ ان خیالات کا اظہار پروفیسر سید عین الحسن، واں چانسلر 2 روزہ قومی کانفرنس پر عنوان "اردو اور دکن میں خواتین کی تحریریں وادبی شفہیں: عصری مظہر نامہ" کے افتتاحی اجلاس میں کیا۔ یہ کانفرنس، شعبہ تعلیم نسوان، اردو یونیورسٹی، انویشی ریسرچ سنتر، فارویکن اسٹڈیز اور حکمہ لسانیات و ثقافت، حکومتِ تلنگانہ کے اشتراک سے 10 اور 11 راکتوبر کو منعقد کی

خواتین کے ادب کی تاریخ مرتب کرنے کے لیے اداروں کو آگئے آنے کی ضرورت ہے۔ پروفیسر آمنہ تحسین، صدر شعبہ تعلیم نسوان نے خطب استقبال یہ پیش کیا۔ انہوں نے اپنے خطاب میں نسائی ادب کی اہمیت اور اس پر تحقیق و ترتیب و اشاعت کی طرف توجہ دلائی۔ انہوں نے بتایا کہ کانفرنس میں شرکت کے لیے ملک کے مختلف شہروں کے علاوہ تلنگانہ کی یونیورسٹیز کے اساتذہ، محققین، نقاد، مترجموں اور آرکائیوؤز کے ماہرین نظریف لائے ہیں۔ اس موقع پر داکٹر اسماء رشید اسوی ایسٹ پروفیسر، شعبہ انگریزی، ایمفلو و سکریٹری، انویشی ریسرچ سنٹر نے کانفرنس کا مکمل تعارف اور اغراض و مقاصد پیش کیے۔

# مانو میں تدریس اساتذہ کے نئے اقتضان پر کافر کا انعقاد پروفیسر چاند کرن سلو جاو دیگر کے خطاب، آئی ٹی ای پی کورس کا افتتاح



حیدر آباد، 10 اکتوبر، پریس ریلیز، ہمارا سماج: مولانا آزاد بیشن اردو یونیورسٹی، اسکول برائے تعلیم و تربیت کے زیر انتظام مکمل 4 سالہ انگریزی تعلیم ایجوکیشن پروگرام (آئی ٹی ای پی) پروگرام کے آغاز کے موقع پر "تدریس اساتذہ کے نئے اقتضان کی پیشکش: چینیج و امکانات" کے زیر عنوان پر ایک روزہ کافر کا انعقاد عمل میں آیا۔ مہمان خصوصی، پروفیسر چاند کرن سلو جانے زبان کی رکاوتوں اور تعمیری نقطہ نظر (این سی ایف-2005) کی اہمیت پر روشنی ڈالی۔ انہوں نے مزید اس حقیقت پر زور دیا کہ 4 سالہ آئی ٹی ای پی پروگرام اساتذہ کو چار مرحلے کے لیے تیار کرنے کے لئے ڈیزائن کیا گیا ہے۔ یعنی این آئی ٹی 2020 کے نئے اسکول ڈھانچے کے مطابق فاؤنڈیشن، پریس ریلیز، مدل اور شانوںی مرحلے۔ انہوں نے اس بات کا بھی اعادہ کیا کہ اس کورس کو مکمل کرنے والے طلباء، ہندوستانی اقدار، زبانوں، علم، اخلاقیات، قابلی روایت پر بنی ہوں گے اور تعلیم اور تدریس میں جدید ترین پیشرفت سے بھی اچھی طرح واقف ہوں گے۔ پروفیسر سید عین احسن، اس چانسلر مانو، نے اپنے صدارتی خطاب میں اساتذہ کے باہمی تعاون کے جذبے پر روشنی ڈالی۔ پروفیسر محمد مشاہد نے شکریہ ادا کیا۔ پروفیسر اشتیاق احمد، رجسٹرار نے آئی ٹی ای پی کے آغاز کے لیے کی کمی کوششوں پر روشنی ڈالی۔ اس موقع پر پروفیسر ٹکنیکل شاہین، او اس ڈی اے نیگر شعبہ جات کی جانب سے مکمل تعاون کی تین دہائی کی۔ پروفیسر صدیقی محمد محمود، اوسیں ڈی ٹی ۱۱ نے اساتذہ کے اہم کردار اور ایکسوسیس محمد، ڈاکٹر فردوس تسمی، ڈاکٹر صدیق حسیرے و دیگر، ڈاکٹر جرار احمد، ڈاکٹر اشرف نواز، ڈاکٹر اسلامی اور ڈاکٹر پروین کمار نے بھی انتظامات میں حصہ لیا۔

# اردو یونیورسٹی میں فیکٹی ڈی یو لپمنٹ پروگرام کا افتتاح

## پروفیسر اشیاق احمد کا خطاب

اور سیکھنے کے طریقوں میں نمایاں بہتری آئے گی جس سے ملک بھر کے طلباء کو فائدہ پہنچے گا۔ پروفیسر عبدالواحد، ڈین، اسکول آف ٹیکنالوجی افتتاحی اجلاس کے مہمان خصوصی تھے۔ پروفیسر محمد عبدالسمیع صدیقی، ڈائرکٹر، مرکز نے افتتاحی کلمات پیش کیے۔ ڈاکٹر محمد یوسف خان، پرنسپل، مانو پالی ٹکنیک حیدرآباد کو آرڈینیٹر پروگرام نے شکریہ ادا کیا جبکہ ڈاکٹر مصباح انظر، اسٹنٹ پروفیسر نے کارروائی چلائی۔ پروگرام کے انعقاد کا مقصد اساساً تذہب کو جدید تدریسی تکنیکوں اور حکمت عملیوں کے ذریعے با اختیار بنانا ہے۔ 21 راکٹوبر تک جاری اس پروگرام میں ملک کے مختلف کالجوں اور یونیورسٹیوں کے 80 سے زائد اسٹنٹ پروفیسر شرکت کر رہے ہیں۔

لازوال ڈیسک

حیدرآباد ر مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی، مرکز پیشہ و رانہ فروغ برائے اساساً تذہب اردو ذریعہ تعلیم (سی پی ڈی یو ایم ٹی) کے زیر اہتمام اسٹنٹ پروفیسر کے لیے اڈوانسڈ پیڈاگوگیس FDP on Advanced Pedagogies ( آن لائن فیکٹی ڈی یو لپمنٹ پروگرام کا کل افتتاح عمل میں آیا۔ پروفیسر اشیاق احمد، رجسٹر نے اپنے خطاب میں کہا کہ مانو تعلیم و تدریس میں عمدگی کو فروغ دینے کے لیے پُر عزم ہے۔ یہ پروگرام جو اساساً تذہب کو ایسے علم و فن سے آراستہ کرتا ہے جس کی انہیں ضرورت ہے۔ تعلیم و تدریس کے تین یونیورسٹی کے عزم کا اظہار بھی ہے۔ اس کے ذریعہ تدریس

# حیدر آباد کی تہذیب میں محبت کا اثر

مانو میں مکرم جاہ یادگاری خطبہ۔ علامہ اعجاز فرخ، پروفیسر عین الحسن و دیگر کے خطاب

لازوال ڈیسک

ہوا تھا جب میری ملاقات یہاں کے ایڈیٹر اور اساتذہ سے ہوئی تھی۔ اس وقت روزنامہ منصف کے ایڈیٹر نے مجھے مدعو کیا تھا۔ گولکنڈہ کے ایک مشاعرے میں شرکت کی غرض سے میں یہاں آیا تھا۔ میرے کام کو بہت پسند کیا گیا تھا۔ انہوں نے اس موقع پر اپنی غزل کا ایک شعر بھی سنایا جو اس وقت کے مشاعرے میں انہوں نے پڑھا تھا اور جس پر انہیں دادو تحسین سے نوازا گیا تھا۔ انہوں نے یہاں کی شاعری کی خصوصیات کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ میرنے والی کارنگ لیا۔ میر جب اپنی نزاکتوں میں لختھیں تو وہی کی طرف دیکھتے ہیں۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ جو بات یہاں کے ”بُو“ میں ہے وہ بات میں نہیں اور جو بات کو اور جسیں میں ہے وہ ”بُنیں“ میں نہیں۔ مختار اندر ادیوی و حسن راجحیر نے اس خطبے میں آن لائن شرکت کی اور اس کامیاب پروگرام کے انعقاد کے لیے ذمداداران پروگرام کو مبارکباد پیش کی۔



منعقدہ مکرم جاہ یادگاری خطبہ پیش کرتبے ہوئے کیا۔ پروفیسر عین الحسن، یہاں کا تعلیمی نظام میر محبوب علی خاں کا قائم کر رہا ہے۔ لیکن ان کے بعد میر عثمان علی خاں کے دور میں بھی حیدر آباد کی ترقی کا آغاز میر مزید کہا کہ حیدر آباد کی ترقی کا آغاز میر نسل اور زبان کا جھگڑا انہیں رہا۔ حیدر آباد کا اپنا ڈاک نظام اور بولوے تھا۔ اپنی کرسی تھی، اپنی عدالت تھی، کوئی چیز انگریزوں کے قابل تھی نہیں تھی۔ ان خیالات کا اظہار حیدر آباد کے ممتاز انسحور علامہ اعیاز فرخ نے مرکز مطالعاتی و تدوینی سازمان میں کہا کہ میرا فون کی ترویج و توسعہ میر محبوب علی خاں پہلا تعارف 1984ء میں حیدر آباد سے

حیدر آباد/ حیدر آباد کی داستان ایک تہذیب کی داستان ہے، نہ حسن کشمیر ہے نہ سچ بیماری کی دلکش تصویر ہے بلکہ یہ ایک میں موقنی تہذیب ہے۔ یہاں کی تہذیب میں محبت کا اثر ہے۔ دوسروں کو جگہ دینے کی خصوصیت زیادہ ہے۔ غدر کے بعد ہندوستان کے گوشے گوشے سے لوگ آئے۔ وہ اپنے ساتھ اپنی تہذیب لے کر آئے اور اس کے اثرات یہاں کی تہذیب و ثقافت پر واقع ہوئے جس کے باعث یہاں کی تہذیب میر محبوب علی خاں کے بعد میر عثمان بن گئی۔ یہاں بھی بھی ذات پات، رنگ و نسل اور زبان کا جھگڑا انہیں رہا۔ حیدر آباد کا اپنا ڈاک نظام اور بولوے تھا۔ اپنی کرسی تھی، اپنی عدالت تھی، کوئی چیز انگریزوں کے قابل تھی نہیں تھی۔ ان خیالات کا اظہار حیدر آباد کے ممتاز انسحور علامہ اعیاز فرخ نے مرکز مطالعاتی و تدوینی سازمان میں کہا کہ میرا فون کی ترویج و توسعہ میر محبوب علی خاں پہلا تعارف 1984ء میں حیدر آباد سے آزاد بھٹک اردو یونیورسٹی کے زیر اہتمام کل

# مانو میں تدریس اساتذہ کے نئے افق پر کافرنس کا انعقاد

## پروفیسر چاند کرن سلو جاؤ دیگر کے خطاب - آئی ٹی ای پی کورس کا افتتاح

قرآن پاک سے ہوا۔ مہل مباحثہ میں  
ممتاز ماہرین تعلیم پروفیسر ڈالوودون بے  
وی، ہبید، ڈیپارٹمنٹ آف ایجکیشن ایڈ  
ایجکیشن یونیورسٹی، یونیورسٹی آف  
حیدر آباد، ڈاکٹری شکر، فیکٹری، اسکول آف  
ایجکیشن، ٹھانیا یونیورسٹی، پروفیسر  
سرینووس راؤ، ذین، اندرہ مہندر را اسکول  
آف ایجکیشن، مہندر را یونیورسٹی  
اور پروفیسر گھنٹہ ریش اعزازی پروفیسر  
تھامن فاصلاتی تعلیم شریک تھے۔  
پروفیسر اشیاق احمد نے افتتاحی خطاب کیا  
اور پروفیسر وقار النساء نے شکریہ ادا کیا۔  
انتظامی ٹکم کی قیادت پروفیسر محمد مشاہد کر  
رہے تھے۔ ڈاکٹر اشوی، ایم، ذین نے آئی ٹی  
ڈاکٹر ویالیں سوی، شریک کو آرڈینیر  
تھے۔ اساتذہ ڈاکٹر رفیع محمد، ڈاکٹر فرووس  
تمس، ڈاکٹر محمد تھمرے وڈکیل، ڈاکٹر جرار  
احمد، ڈاکٹر اشرف نواز، ڈاکٹر اسلامی اور  
ڈاکٹر پرین کمار نے بھی انتظامات میں  
 حصہ لیا۔



لازوال ڈیسک

بھی اعادہ کیا کہ اس کورس کو مکمل کرنے  
کی جانب سے مکمل تعاون کی یقین دہانی  
والے طبقہ، ہندوستانی القادر، زبانوں، علم،  
اخلاقیات، تبلیغی روایت پر منی ہوں گے  
اوہ تعلیم اور تدریس میں جدید ترین  
تیار کرنے کی ضرورت پر زور دیا جو این ای  
پی 2020 کے اقدامات سے ہم آپگ  
کے۔ پروفیسر سید میں الحسن، وائس چانسلر  
کے باہمی تعاون کے چند بے پروشنی  
کے ہی تعاون کے چند بے پروشنی  
ای پی کا جائزہ پیش کیا اور کمیٹی ارکین اور  
تمام شعبہ جات کے صدور و ذین کی  
ڈاکٹر کو چار مراحل کے لیے تیار کرنے  
کے لئے ڈیائئن کیا گیا ہے۔ یعنی این ای  
پی 2020 کے نئے اسکول ڈھانچے کے  
مطابق فاؤنڈیشن، پریچنی، مدل اور  
ھانوی مرحل۔ انہوں نے اس بات کا

حیدر آباد رہنماؤں آزوڈیشل اردو  
یونیورسٹی، اسکول برائے تعلیم و تربیت کے  
زیر اہتمام کل 4 سالہ ایجکیشن ٹینیڈ پیچ  
ایجکیشن پروگرام (آئی ٹی ای پی)  
پروگرام کے آغاز کے موقع پر "تدریس  
اساتذہ کے نئے افق کی پیشکش: چانچ و  
امکانات" کے زیر عنوان پر ایک روزہ  
کافرنس کا انعقاد عمل میں آیا۔ صہاب  
خصوصی، پروفیسر چاند کرن سلو جانے  
زبان کی رکاوٹوں اور تعمیری نظر نظر (این  
سی الیف۔ 2005) کی اہمیت پر روشنی  
ڈائی۔ انہوں نے مزید اس حقیقت پر زور  
دیا کہ 4 سالہ آئی ٹی ای پی پروگرام  
اساتذہ کو چار مراحل کے لیے تیار کرنے  
کے لئے ڈیائئن کیا گیا ہے۔ یعنی این ای  
پی 2020 کے نئے اسکول ڈھانچے کے  
مطابق فاؤنڈیشن، پریچنی، مدل اور  
ھانوی مرحل۔ انہوں نے اس بات کا

11-10-2023

اردو یونیورسٹی میں فیکٹری  
ڈیلوپمنٹ پروگرام کا افتتاح  
پروفیسر اشتیاق احمد کا خطاب  
حیدر آباد، 10 اکتوبر (پرنس  
نوت) مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی،  
مرکز پیشہ درانہ فروع برائے اساتذہ اردو  
ذریعہ تعلیم (سی پی ڈی یو ایم الی) کے زیر  
اہتمام اسٹنٹ پروفیسر کے لیے  
اوائل پڑاگوگیس (FDP on  
(Advanced Pedagogies

پر دو ہفتہ طویل آن لائن فیکٹری ڈیلوپمنٹ  
پروگرام کا کل افتتاح عمل میں آیا۔ پروفیسر  
اشتیاق احمد، رجسٹر ارنے اپنے خطاب میں  
کہا کہ ماں تعلیم و تدریس میں عمدگی کو فروع  
دینے کے لیے پُر عزم ہے۔ یہ پروگرام جو

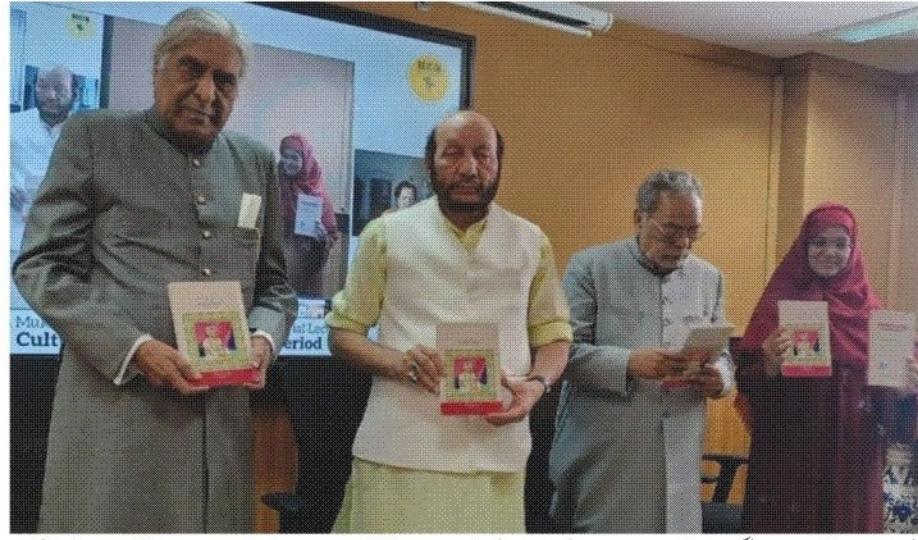
اساتذہ کو ایسے علم و فن سے آراستہ کرتا ہے  
جس کی انہیں ضرورت ہے۔ تعلیم و تدریس  
کے تین یونیورسٹی کے عزم کا اظہار بھی  
ہے۔ اس کے ذریعہ تدریس اور سکھنے کے  
طریقوں میں نمایاں بہتری آئے گی جس  
سے ملک بھر کے طلباء کو فائدہ پہنچے  
گا۔ پروفیسر عبدالواحد، ڈین، اسکول آف  
شیکنالوجی افتتاحی اجلاس کے مہمان

خصوصی تھے۔ پروفیسر محمد عبدالصیع  
حدیقی، ڈائرکٹر، مرکز نے افتتاحی کلمات  
پیش کیے۔ ڈاکٹر محمد یوسف خان، پرنسپل،  
ماں پالی شیکنیک حیدر آباد و کوارڈنینگ  
پروگرام نے شکریہ ادا کیا جبکہ ڈاکٹر مصباح  
النظر، اسٹنٹ پروفیسر نے کارروائی  
چلائی۔ پروگرام کے انعقاد کا مقصد  
اساتذہ کو جدید تدریسی تکنیکوں اور حکمت  
عملیوں کے ذریعے با اختیار بنانا ہے۔

21 راکتوبر تک جاری اس پروگرام میں  
ملک کے مختلف کالجوں اور یونیورسٹیوں  
کے 80 سے زائد اسٹنٹ پروفیسر  
شرکت کر رہے ہیں۔

# حیدر آباد کی تہذیب میں محبت کا اثر

## مانو میں مکرم جاہ یادگاری خطبہ۔ علامہ اعجاز فرخ، پروفیسر عین الحسن و دیگر کے خطاب



پرستی چل رہے ہیں۔ انھوں نے کہا کہ کرم جاہ جسمی شخصیت پیدا ہونا مشکل ہے۔ جلے ایگزائز جناب محمد طیب قاسمی، ریسرچ اسکالر کا آغاز جناب محمد طیب قاسمی، ریسرچ اسکالر مرکز مطالعات اردو ثقافت کی تخلوات کام پاک سے ہوا۔ پروفیسر عزیز پاؤ، ڈین اسکول برائے السہ، لسانیات و ہندوستانیات نے درجہ ایگزائز کی حاصل کی۔ پروفیسر شاہد نو خیر استقبالیہ کلمات پیش کیے۔ پروفیسر شاہد نو خیر اعظمی، ڈائیکٹر مرکز کے کارروائی چالائی۔ اس موقع پر پروفیسر شاہد نو خیر اعظمی کی وصال صافی ”عشرت کدہ آفاق: چند اعلیٰ شہادات“ اور ”وفتی مشق: کلیات ماد لاقا چند“ کی شیخ الجامعہ کے ہاتھوں رسم رونمائی انجام دی گئی۔ علاوه ازیں مرکز مطالعات اردو ثقافت کے زیر انتظام شائع ہوتے والے جریدے ”اوب و ثقافت“ شمارہ نمبر ۱۷ کا بھی اجر اعلیٰ میں آیا۔ ڈائیکٹر احمد خان، اسوی ایک پروفیسر، مرکز مطالعات اردو ثقافت کے شکرپر پروگرام کا اختتم اعلیٰ میں آیا۔

یہاں کی شاعری کی خصوصیات کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ میرنے والی کارگردانیاں میر عثمان علی خاں کے درمیں بھی حیدر آباد کی ایگزائز میں ایک ناکوتوں میں الٹھتے ہیں تو وہی کی طرف دیکھتے ہیں۔ انھوں نے یہ بھی کہا کہ جو بات یہاں کے ”جو“ میں ہے وہاں میں نہیں اور جو بات تکلو اور نہیں میں ہے وہ ”نہیں“ میں نہیں۔ مختار امداد راوی و حسن راحیکرنے اس طبقے میں کہا کہ میرا پہلا تعارف کامیاب پروگرام کے انعقاد کے لیے ذمہ داران پروگرام کو مبارکباد پیش کی۔ مہمان خصوصی جتاب شاہد صیہن زیری کے نکرم جاہ 1984ء میں حیدر آباد سے ہوا تھا جب میری ملاقات یہاں کے ایڈیٹر اور اس امداد سے ہوئی تھی۔ اس وقت روزنامہ منصف کے ایڈیٹر نے مجھے مدعو کیا تھا۔ گولنڈہ کے چیلیس مظفر الملک ناصر جنگ کے زمانے کا ایک مشاعرے میں شرکت کی غرض سے میں یہاں آیا تھا۔ میرے کلام کو بہت پسند کیا گیا تھا۔ انہوں نے اس موقع پر اپنی غزل کا ٹرست قائم کیا تھا۔ اس کی مالیت اس دور میں ایک شعر بھی سنایا جو اس وقت کے مشاعرے میں انھوں نے پڑھا تھا اور جس پر انہیں آج متعدد تعلیمی ادارے اس ٹرست کے زیر داد تو انہیں سے نوازا گیا تھا۔ انھوں نے

حیدر آباد، 10 اکتوبر (پریس نوٹ) حیدر آباد کی داستان ایک تہذیب کی داستان ہے، نہ حسن کشیر ہے نہ صبح بناں کی دلکش تصویر ہے بلکہ یہ ایک من مؤمن تہذیب ہے۔ یہاں کی تہذیب میں محبت کا اثر ہے۔ دوسروں کو جگہ دینے کی خصوصیت زیادہ ہے۔ غدر کے بعد ہندوستان کے گوشے گوشے سے لوگ آئے۔ وہ اپنے ساتھ اپنی تہذیب لے کر آئے اور اس کے اثرات یہاں کی تہذیب و ثقافت پر واقع ہوئے جس کے باعث یہاں کی تہذیب مشترک تہذیب کا نمونہ بن گئی۔ یہاں کبھی بھی ذات پات، رنگ و نسل اور زبان کا بھگر نہیں رہا۔ حیدر آباد کا اپنا ڈاک نظام اور ریلوے تھا۔ اپنی کرفی تھی، اپنی عدالت تھی، کوئی چیز انگریزوں کے تسلط کی نہیں تھی۔ ان خیالات کا افکار حیدر آباد کے ممتاز دانشور علماء ایگزائز نے مرکز مطالعات اردو ثقافت، مولانا آزاد بینش اردو یونیورسٹی کے زیر ایہتمام مکمل منعقدہ کرم جاہ ہبادر یادگاری خطہ پیش کرتے ہوئے کیا۔ پروفیسر سید عین الحسن، وائس چانسلر نے صدارت کی۔ علامہ نے حیدر آباد کے ایگزائز کا آغاز میر محبوب علی خاں کے دور سے ہوتا ہے۔ چو مخدیلیں مظفر الملک ناصر جنگ کے زمانے کا ہبادر کے ساتھ اپنے دیرینہ تعلقات اور ہم کاری کا خصوصی طور پر کر کیا اور کہا کہ کرم ایک مشاعرے میں مثال ایران میں بھی نہیں ملتی۔ اس کا ڈائینکنگ ٹبل اتنا وسیع ہے جہاں 200 افراد کی گنجائش ہے۔ تہذیب و ثقافت اور علم و فنون کی ترویج و توسعہ میر محبوب علی خاں کے زمانے میں ہے۔ پیکا نے پڑھا گیا تھا۔ یہاں کا تعلیمی نظام میر محبوب

# اردو میں خواتین کے علمی و ادبی کارنامے

## ہندوستان کا عظیم تہذیبی سرمایہ

### مانو میں دورو زہ قومی کانفرنس کا افتتاحی

حیدر آباد، 10 راکٹوبر (پرلیس نوٹ) ہندوستان کی دیگر زبانوں کی طرح اردو میں بھی خواتین نے اپنی تحریروں کے ذریعے علمی و ادبی صلاحیتوں کا لوہا منوایا ہے۔ انہوں نے تمام اصنافِ ادب میں اپنے تجربات و مشاہدات کو رقم کر کے اردو کے سرمایہ کو مالا مال کیا ہے۔ زبان و ادب کے فروغ کے ساتھ ساتھ ہندوستان کی معاشرتی اور تہذیبی زندگی کو مستحکم کرنے میں ان کے کارنامے قابلِ قادر ہیں۔ انھیں ہم ہندوستان کا عظیم تاریخی و تہذیبی سرمایہ قرار دے سکتے ہیں۔ ہمیں یہ محاسبہ کرنے کی ضرورت ہے کہ ہم نے خواتین کی صلاحیتوں کو پروان چڑھنے کا کتنا موقع دیا۔ ان خیالات کا اظہار پروفیسر سید عین الحسن، واکس چانسلر 2 روڑہ قومی کانفرنس بے عنوان "اردو اور دکن میں خواتین کی تحریریں و ادبی ثقافتیں: عصری منظر نامہ" کے افتتاحی اجلاس میں کیا۔ یہ کانفرنس، شعبہ تعلیم نسوان، اردو یونیورسٹی، انویشی ریسرچ سنٹر فار ویمنس اسٹڈیز اور مکمل لسانیات و ثقافت، حکومتِ تلنگانہ کے اشتراک سے 10 اور 11 راکٹوبر کو منعقد کی جا رہی ہے۔ پروفیسر اشرف رفیع، سابق صدر شعبہ اردو، عثمانیہ یونیورسٹی نے مخاطب کرتے ہوئے ریاستِ تلنگانہ اور دکن کی عظیم ثقافت پر روشنی ڈالی اور خواتین کے اردو کارناموں کو خراج تحسین پیش کیا۔ جبکہ مہماں اعزازی کے طور پر پروفیسر سوی تھارو، سابق صدر، شعبہ مطالعاتِ ثقافت، ایفلو، حیدر آباد نے صحت کی ناسازی کے باعث ویڈیو پیغام بھیجا۔ پروفیسر شہناز نبی، سابق صدر شعبہ اردو و ارکٹر، اقبال چیر، کلکتہ یونیورسٹی نے کلیدی خطبہ پیش کیا۔ انہوں نے مختلف اصنافِ ادب کے حوالہ سے نسائی ادب کی انفرادیت کے ساتھ ساتھ عصری منظر نامہ کا بھرپور جائزہ پیش کیا اور اس بات پر زور دیا کہ خواتین کے ادب کی تاریخ مرتب کرنے کے لیے اداروں کو آگے آنے کی ضرورت ہے۔ پروفیسر آمنہ تحسین، صدر شعبہ تعلیم نسوان نے خطبہ استقبالیہ پیش کیا۔ انہوں نے اپنے خطاب میں نسائی ادب کی اہمیت اور اس پر تحقیق و ترتیب و اشاعت کی طرف توجہ دلائی۔

اردو یونیورسٹی میں فیکٹری ڈیوپمنٹ  
پروگرام کا افتتاح، پروفیسر اشتیاق

### احمد کا خطاب

حیدر آباد، 10 اکتوبر (پرنس  
نوٹ) مولانا آزاد انٹشٹ اردو یونیورسٹی،  
مرکز پیشہ ور انتہا فروع برائے اساتذہ اردو  
ذریعہ تعلیم (سی پی ڈی یو ایم ٹی) کے زیر  
اہتمام اسٹنٹ پروفیسر کے لیے  
اوائنس پیدا گیس (FDP on  
Advanced Pedagogies پرو ہفتہ طویل  
آن لائن فیکٹری ڈیوپمنٹ پروگرام کا کل  
افتتاح عمل میں آیا۔ پروفیسر اشتیاق  
احمد، رجسٹر ارنے اپنے خطاب میں کہا  
کہ ما نو تعلیم و تدریس میں عمدگی کو فروع  
دینے کے لیے پُر عزم ہے۔ یہ پروگرام  
جو اساتذہ کو ایسے علم و فن سے آرائیہ کرتا  
ہے جس کی انہیں ضرورت ہے۔ تعلیم و  
تدریس کے تین یونیورسٹی کے عزم کا  
انطباع بھی ہے۔ اس کے ذریعہ تدریس  
اور سکھنے کے طریقوں میں نمایاں بہتری  
آئے گی جس سے ملک بھر کے طلباء کو  
فائدہ پہنچے گا۔

# حیدر آباد کی تہذیب میں محبت کا اثر

مانو میں مکرم جاہ یادگاری خطبہ۔ علامہ اعجاز فروخ، پروفیسر عین الحسن و دیگر کی خطاب

حیدر آباد، 10 اکتوبر (پیلس نوٹ) حیدر آباد کی داستان ایک تہذیب کی داستان ہے، نہ صن کشمیر ہے نہ سیخ بہار کی لکھ تصویر ہے بلکہ یہ ایک من موقنی تہذیب ہے۔ یہاں کی تہذیب میں محبت کا اثر ہے۔ دوسروں کو جگہ دینے کی خصوصیت زیادہ ہے۔ خدر کے بعد ہندوستان کے گوشے گوشے سے لوگ آئے۔ وہ اپنے ساتھ اپنی تہذیب لے کر آئے اور اس کے اثرات یہاں کی تہذیب و ثقافت پر واقع ہوئے جس کے باعث یہاں کی تہذیب مشترک تہذیب کا نمونہ ہن گئی۔ یہاں کبھی بھی ذات پات، رنگ و نسل اور زبان کا جھگڑا نہیں رہا۔ حیدر آباد کا پناہاک تھام اور بیوے تھا۔ اپنی کرسی تھی، اپنی عدالت تھی، کوئی چیز انگریزوں کے تسلط کی نہیں تھی۔ ان خیالات کا اکابر حیدر آباد کے ممتاز دانشوار علامہ ایاز فرش نے مرکز مطالعات اردو ثقافت مولانا آزاد نجفی اردو یونیورسٹی کے زیر انتظام کل منعقدہ مکرم جاہ یہاں اور یادگاری خطبہ پیش کرتے ہوئے کہا۔ پروفیسر سید عین الحسن، وائس چانسلر نے صدارت کی۔ علامہ نے ہر یہ کہا کہ حیدر آباد کی ترقی کا آغاز میر مجوب علی خاں کے دور سے ہوتا ہے۔ چونکہ علیس مظفر الملک ناصر جنگ کے زمانے کا علیس ہے۔ اس کی مثال ایوان میں بھی نہیں ملتی۔ اس کا ڈانگ مکمل اتنا وسیع ہے جہاں 200 افراد کی گنجائش ہے۔ تہذیب و ثقافت اور علم و فنون کی ترقی و توسعہ میر مجوب علی خاں کے زمانے میں ہے پہلے پہلے پہلے کارہائے اتحاد میں بھی حیدر آباد کی بہت ترقی ہوئی۔ خصوصاً تعلیمی اعتبار سے یہاں پہلے پہلے کارہائے اتحاد میں فنون کی ترقی و توسعہ میر مجوب علی خاں کا قائم کرده ہے۔ لیکن ان کے بعد میر مہمان علی خاں کے دور میں تعلیمی تھام میر مجوب علی خاں کا قائم کر دیا گیا تھا۔ میر ایوان میں بھی نہیں ملتی۔ ماورائی زبان میں تعلیم کا حصول اور جامعہ مذاہیہ میں وارد اور ترجیح کا قیام میر مہمان علی خاں کا کارنامہ ہے۔ پروفیسر سید عین الحسن نے صدارتی خطاب میں کہا کہ میر ایوان اتعارف 1984ء میں حیدر آباد سے ہوا تھا جب میری ماقات یہاں کے ایجنسیز اور اساتذہ سے ہوئی تھی۔ اس وقت روزنامہ منصف کے ایجنسیز نے مجھے مدعو کیا تھا۔ گولنڈہ کے ایک مشاعرے میں شرکت کی غرض سے میں یہاں آیا تھا۔ میرے کام کو بہت پسند کیا گیا تھا۔ انہوں نے اس موقع پر اپنی غزل کا ایک شعر بھی سایا جو اس وقت کے مشاعرے میں انہوں نے پڑھاتا اور جس پر انہیں دادو تھیں سے نوازا گیا تھا۔ انہوں نے یہاں کی شاعری کی خصوصیات کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ میر نے ولی کارنگ لیا۔ میر جب اپنی نزاکتوں میں الجھتے ہیں تو ولی کی طرف دیکھتے ہیں۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ جو بات یہاں کے "ہو" میں ہے "ہا" میں ہے "ہا" میں نہیں اور جو بات "کو" اور "کی" میں ہے وہ "نہیں" میں نہیں۔ محترم اندرا دیوی و صن راجکیہ نے اس خطبے میں آن لائن شرکت کی اور اس کا میاپ پروگرام کے انعقاد کے لیے ذمہ دار ان پروگرام کو مبارکباد پیش کی۔ مہماں خصوصی جناب شاہد حسین زیبی نے مکرم جاہ یہاں اور کے ساتھ اپنے دیوبیتیں تھیں اور تم کاری کا خصوصی طور پر ذکر کیا اور کہا کہ مکرم جاہ کی جو شخصیت ہے انہیں میں مرثوم کہہ ہی نہیں سکتا۔ انہوں نے مکرم جاہ ایکو کیشل فرست قائم کیا تھا۔ اس کی مالیت اس دور میں تھام چیزیں میں ایک میل فرست سے بہت زیادہ تھی۔ آج متعدد تعلیمی ادارے اس فرست کے زیر پرستی چل رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مکرم جاہ بھی شخصیت پیدا ہوئی میکل ہے۔ جیسے کہ آغاز جناب محمد طیب قاسمی، بریسرچ اسکالر مرکز مطالعات اردو ثقافت کی تعاونت کام پاک سے ہوا۔ پروفیسر عزیز بانو، ڈین اسکول برائے انت، اساتذہ و ہندوستانیات نے استقبالیہ تھیں کیے۔ پروفیسر شاہد نو خیز اعلیٰ، ڈائریکٹر مرکز نے کارروائی چلائی۔ اس موقع پر پروفیسر شاہد نو خیز اعلیٰ کی دو تسانیف "عشرت کدہ آفاق: چند و اعل شاداں" اور "دفتر مختصر: کلیات مادہ اقتا چند" کی تحقیقیاتیں رسم رونمائی ہیں۔ علاوہ ازیں مرکز مطالعات اردو ثقافت کے زیر انتظام شائع ہونے والے جریدے "اوپ و ثقافت" شمارہ نمبر 17 کا بھی اجر اتمیل میں آیا۔ ڈائریکٹر احمد خان، اسوی ایٹ پروفیسر، مرکز مطالعات اردو ثقافت کے شکر یہ پروگرام کا انعقاد میل میں آیا۔

# اردو میں خواتین کے علمی و ادبی کارنا مہندوستان کا عظیم تہذیبی سرمایہ

مانو میں بودوزہ قومی کانفرنس کا افتتاحی، پروفیسر سید عین الحسن و انس چانسلو اور دیگر کا خطاب

جیدر آپ، ۱۰۱ آئندہ (پیش) توں اور جنوبی ہندوستان کی دیکھ ریاضتوں کی طرح اردو میں بھی خواتین نے اپنی تحریریوں کے ذریعے علمی و ادبی صدیقوں کا لوماً منیا ہے۔ انہوں نے

ڈاکٹر شیخ کھسرو، استاذ پروفیسر شعبہ علیجام نسوان نے کارروائی پڑائی۔

کافیز نسیم میں مہندوستان کے علاوہ میرزا تریں شیر، استاذہ اور طالبہ کی شرکت اور موہوچی۔

اجلاس میں کیا۔ یہ کافیز، شعبہ علیجام کی انفرادیت کے ساتھ ساتھ عصری تحریر نامہ کا بھرپور جاگزہ پیش کیا اور اس سترقرار پسند اعلان کیا۔

سماں اور دیجی نیوٹرنی، اولویٰ رسیرچ پاٹ پر زور دیا کہ خواتین کے ادب کی ثقافت، حکومت جمیگان کے اشتراک تاریخ مرح کرنے کے لیے اداروں کو سے ۱۰ اور ۱۱ مارکٹ پر کو منعقد کی چاریتی ہے۔ پروفیسر اشرف رفیع،

آمن سیمن، صدر شعبہ علیجام نسوان نے سماں صدر شعبہ اردو، عالمیہ بحث نیوٹرنی خلپہ استقبال پیش کیا۔ انہوں نے نے خاطب کرتے ہوئے ریاست

حکومانہ اور دن کی تھیم ثقافت پر روشنی اور اس پر حقیقت و ترتیب و اشاعت کی ذہنی اور خواتین کے اردو کارنیوں کو طرف توجہ دی۔ انہوں نے بتایا کہ شرکن عصیں پیش کیا۔ جبکہ مہمان کافیز نسیم میں شرکت کے لیے ملک کے مختلف شہروں کے ملاوہ ترقیات کی بولی سماں صدر، شعبہ مطالعات ثقافت، اسلامیہ، جیدر آپ اونٹ سخت کی تاسازی کے باعث ملکیتی پر بیان کیا۔

اعزازی کے طور پر پروفیسر عسوی تقدیر جس سماں صدر، شعبہ مطالعات ثقافت، اسلامیہ، جیدر آپ اونٹ سخت کی تاسازی کے باعث ملکیتی پر بیان کی بولی کی جائیں کی بھیں یہ خاصہ کرنے کی ضرورت ہے کہ ہم نے خواتین کی صدیقوں کو

پہنچان چاہئے کہ کتنا موقع دیا۔ ان خلپہ اسات کا انکیار پروفیسر سہی میں اپنے، واکس چاٹر ۲ روزہ قومی کافیز نسیم پر عنوان "اردو اور دکن میں خواتین کی تحریریں" اور اپنی

شہزادی، سماں صدر شعبہ اردو اور اکٹھ اسی ایت پروفیسر، شعبہ اگریزی اقبال پیچ، حکلکت پونہورتی نے کلیئی خلپہ پیش کیا۔ انہوں نے مختلف اصناف ادب کے نواہ سے نمائی ادب و مقاصد پیش کیے۔

# Urdu Action, 11-10-2023



# Conference On Unveiling New Horizons In Teacher Education Held At MANUU



By Syed Mohiuddin

Last Updated Oct 10, 2023



**Hyderabad:** "4-year ITEP program has been designed to prepare teachers for the four stages; i.e., foundational, preparatory, middle and secondary as per the new school structure of NEP 2020. Students who undergo this course will be grounded in Indian values, languages, knowledge, ethos, tribal tradition and also well-versed in latest advances in education and pedagogy", said Prof. Chand Kiran Saluja, Director, Samskrit Promotion Foundation, New Delhi in the inaugural of Integrated Teacher Education Programme (ITEP) and one day Conference "Unveiling New Horizons in Teacher Education : Prospects and Challenges" organized by School of Education and Training (SE&T), Maulana Azad National Urdu University (MANUU) yesterday. Prof. Syed Ainul Hasan, Vice Chancellor presided over.

Prof. Saluja delved into the significance of language barriers and the Constructive Approach (NCF-2005). He emphasized the observation and recognition of the child, providing the right path for their development. He stressed the rationale behind ITEP being four years long, reminding of the four fundamental types of learning by the Delors Commission.

Prof. Ainul Hasan in his presidential address highlighted the collaborative spirit among faculty members. Prof. Ainul Hasan and Prof. Chand Kiran Saluja also planted sapling.

Prof. Ishtiaque Ahmad, Registrar highlighted the strenuous efforts dedicated to ITEP's launch. Prof. Shugufta Shaheen, OSD-I and Prof. Siddiqui Mohd. Mahmood, OSD-II also addressed on the occasion.

Prof. Shaheen Altaf Shaikh, Head, Department of Education and Training delivered welcomed address. Prof. Vanaja. M, Dean, SE&T provided an insightful overview of ITEP. Prof. Mohd. Moshahid proposed vote of thanks.

Later, a Panel Discussion was also held. Prof. Madhusudan JV, Dr. P. Shankar, Prof. Srinivasa Rao, and Prof. Ghanta Ramesh were the panelists.

Prof. Ishtiaque Ahmad delivered the valedictory address. Prof. Viqar Unnisa proposed vote of thanks in the valedictory session.

**Hyderabad:** Four-year ITEP programme has been designed to prepare teachers for the four stages; i.e., foundational, preparatory, middle, and secondary as per the new school structure of NEP 2020. Students who undergo this course will be grounded in Indian values, languages, knowledge, ethos, and tribal tradition and also well-versed in the latest advances in education and pedagogy, said Prof. Chand Kiran Saluja, Director, Samskrit Promotion Foundation, New Delhi.

She was speaking at the inaugural session of the Integrated Teacher Education Programme (ITEP) and one-day Conference "Unveiling New Horizons in Teacher Education: Prospects and Challenges" organized by School of Education and Training (SE&T), Maulana Azad National Urdu University (MANUU) on Monday.

Prof Syed Ainul Hasan, Vice Chancellor presided over the session.

Prof Saluja delved into the significance of language barriers and the Constructive Approach (NCF-2005). He emphasized the observation and recognition of the child, providing the right path for their development. He stressed the rationale behind ITEP being four years long, reminding of the four fundamental types of learning by the Delors Commission.

Prof. Ainul Hasan highlighted the collaborative spirit among faculty members.

Prof. Ishtiaque Ahmad, the Registrar, highlighted the strenuous efforts dedicated to ITEP's launch. Prof. Shugufta Shaheen, OSD-I, and Prof. Siddiqui Mohd. Mahmood, OSD-II also addressed the participants. Later, a discussion was held where Prof. Madhusudan JV, Dr P Shankar, Prof Srinivasa Rao, and Prof Ghanta Ramesh were the panelists.



## Hyderabad resonates with culture of love, says Aijaz Farrukh

News Desk |

Published: 10th October 2023 7:03 pm  
IST

**Hyderabad:** Hyderabad is a story of culture. This historic city represents an impressive culture of love and accommodation. This city absorbed people coming from every nook and corner of the country after the first war of Independence in 1857. This is the reason why Hyderabad became a melting point of various traditions and languages.

Allama Aijaz Farrukh, an eminent historian and scholar expressed these views on Monday at Maulana Azad National Urdu University (MANUU) while delivering the inaugural Mukarram Jah Memorial Lecture.

Prof. Syed Ainul Hasan, Vice-Chancellor, presided over the function.

The Centre for Urdu Culture Studies (CUCS) organized the lecture.

Farrukh spoke at length about the achievements and public welfare measures undertaken during the rule of Sixth and Seventh Nizams.

Prof. Ainul Hasan praised the pluralistic Hyderabadi culture with special reference to its Deccani language and poetry.

Shahid Hussain Zuberi, Chief Guest, shared his memories with the late Prince Mukarram Jah who passed away recently.

Philanthropist Rajkumari Indira Devi Dhanrajgir spoke online wherein she appreciated the efforts in organizing the lecture. Prof. Aziz Bano, Dean, the School of Languages, gave welcome address. Prof. Shahid Naukhez, Director, CUCS was the convener of the programme. His two books along with the latest issue of "Adab-o-Saqafat", the referenced journal published by the centre, was also released on the occasion.

Dr. Ahmad Khan, Deputy Director, CUCS proposed a vote of thanks.

